روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 429

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر 9

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 124 | سوموار 16 محرم۔1417ھ 3احسان 1375ہش 3جون 1996ء

کوشش کرو تا متقی بن جاؤ

ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سوائے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کل کی قربانیوں کی جو جزاء ہے وہ بہت زیادہ ہے اور عام حالات کی قربانیوں سے ان کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 25 اگست 1995ء بمطابق 25 ظہور 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

مالی قربانی کے متعلق جو میں مضمون بیان کر رہا تھا ابھی وہ تشنہ ہی تھا کہ خطبے کا وقت ختم ہو گیا' (۔) ایک تسلسل کی صورت میں میں اس مضمون کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ (۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) تمہیں ہو کیا ہے کہ تم خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے جبکہ زمین و آسمان کی میراث سب اللہ ہی کی ہے۔ (۔) جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا (۔) ایک وقت ہوتا ہے جب مالی قربانی کی (۔) ایک غیر معمولی قیمت پڑتی ہے اور ایک وقت وہ ہوتا ہے جب کہ یہ معاملات لوگوں کو آسان دکھائی دینے لگتے ہیں اس وقت کی قربانی اور پہلے کی قربانی میں ایک فرق رہتا ہے۔ (۔) یہ لوگ جو پہلے کرنے والے ہیں ان لوگوں سے درجے میں بہت بڑے ہیں جو بعد میں قربانیاں کریں گے (۔) اور واقعہ یہ ہے کہ ہر ایک سے خدا تعالیٰ نے اچھا وعدہ ہی فرمایا ہے (۔) اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ (۔) کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اس کو بڑھاتا رہے (۔) اور اس کے لئے اس کے پاس بہت ہی معزز اجر ہے یا (۔) اس شخص کے لئے جو ایسا کرے گا اس کے لئے بہت ہی معزز اجر ہوگا۔

آج کل جماعت احمدیہ جس دور سے گزر رہی ہے اس کا خاص طور پر تعلق اس مضمون سے ہے (۔) اور ایک سو پچاس ممالک میں جہاں احمدیت پھیلی ہوئی ہے ہر جگہ (۔) قربانی کی راہوں کی طرف بلا رہی ہے۔ اور یاد دلا رہی ہے کہ وقت تھوڑا ہے آج قربانیاں کرلو ورنہ کل وہ دن ضرور آئے گا جب تمہیں غلبہ عطا ہوگا۔ پھر اس وقت کو یاد کرو گے اور یہ وقت دوبارہ نہیں آئے گا کیونکہ خدا کی طرف سے جو غلبہ آئے گا وہ میراث کے طور پر آئے گا۔ ایسا غلبہ ہوگا جو تمہاری جائیداد بن جائے گا اس وقت جو قربانیاں کرو گے ان کا بھی خدا اجر عطا فرمائے گا اس وقت بھی ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے (۔) لیکن جو آخری' نمایاں غلبے سے بعد کی قربانیاں ہیں ان کو نمایاں غلبے سے پہلے کی قربانیوں سے کوئی نسبت نہیں۔ جیسے (آخر شب کی عبادت) کا ایک وقت ہوا کرتا ہے جب کہ روشنی کا پتہ نہیں۔ پوری طرح انسان نہیں جانتا کہ دن کب نکلے۔ اب تو گھڑیوں کے دن آگئے ہیں مگر گھڑیوں کے دنوں میں بھی (آخر شب کی عبادت) میں ایک عجیب پوشیدہ کیفیت ہے جو ایک قسم کے پردے رکھتی ہے۔ اور اس وقت اٹھ کر عبادت کرنا جب کہ دنیا جاگی نہیں اور روشنی پھیلی نہیں ایک دوسرے کی قربانیاں دکھائی نہیں دینے لگیں اس (عبادت) کا (۔) تعلق ایسا ہے جیسے قربانی کے وقت مخفی قربانی انسان کرتا ہے اور اس کا درجہ بعد کی سب قربانیوں سے زیادہ ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ نفل ہے اور فرائض سے درجے میں وہ نفلی قربانی بڑھ جاتی ہے جب کہ دنیا کے علم کے بغیر مخفی طور پر کی جا رہی ہے اور روشنی ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ اسی طرح غلبے کے وقت دن ہوا کرتے ہیں جب (دین حق) کا یا کسی بھی مذہب کا غلبہ ہو جائے تو ایک روشنی سی پھیل جاتی ہے کہ اس غلبے کی روشنی میں وہ لوگ بھی قربانیوں پر آمادہ ہو جاتے ہیں جن کی طبیعت پہلے مائل نہیں ہوا کرتی کیونکہ ایک فیشن سا بن جاتا ہے۔ اس وقت اونچی بولی لگانا ان کی اپنی قدر و منزلت دنیا کی نظر میں بڑھا دیا کرتا ہے۔ تو بہت سے پردے ہیں جن کے پیچھے رہتے ہوئے قربانی کرنا یقیناً پردے اٹھنے کے بعد کی قربانیوں سے اونچی ہوتی ہے اور خدا کے نزدیک اس کا درجہ بڑا ہے۔

ابھی باوجود اس کے کہ ہمیں فتوحات کی آواز سنائی دینے لگی ہے' ان کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہے نظر آرہا ہے کہ آج نہیں تو کل اللہ تعالیٰ احمدیت کو غلبہ عطا فرمائے گا اب وقت ہے کہ اس (۔) آواز پر لبیک کہیں کیونکہ یہ عظیم تر قربانیوں کے دن زیادہ لمبے نہیں چلیں گے اب۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ملک ملک فتوحات کی نوبت بجنے لگے گی جب جگہ جگہ سے فتوحات کی نوید سنائی دے گی اس وقت پھر بھی قربانیاں تو خدا کی خاطر جاری رہیں گی کیونکہ یہ قربانیوں کا مضمون صرف ایسے چندوں سے تعلق نہیں رکھتا جو غلبہ دین کی خاطر دیئے جاتے ہیں بلکہ مستقل انسانی ضروریات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور یہ ضروریات کبھی ختم نہیں ہو سکتیں لیکن وہ قربانیاں اور ہوں گی یہ پہلی قربانیاں اور ہوں گی۔ اس لئے میں سمجھتا تھا کہ (۔) میں آپ کو آج کل کی مالی قربانیوں کی اہمیت سمجھاؤں۔ (کلام الٰہی) نے بڑی تفصیل سے مضمون کو کھولا ہے' فرماتا ہے پہلے لوگ بعد والوں کے مقابل کے برابر نہیں ہو سکتے۔ باوجود اس کے کہ اللہ نے سب سے اچھے وعدے ہی فرمائے ہیں۔ بعد والوں کی قربانیوں کا بھی اجر ان کو عطا کیا جائے گا۔ (۔) اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ دوسرا پہلو یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ (۔) آج ایسا دور ہے کہ جب دین خدا کو قرض کی ضرورت ہے اور جب قرض کی ضرورت ہو تو اس وقت انسان اس قرض کے ساتھ پھر کچھ عطا کے وعدے بھی کیا کرتا ہے۔ اگر کسی کو قرض کی ضرورت نہیں اور آپ یوں ہی قرض دے جائیں تو اس کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ آپ کو انعام و اکرام سے بھی نوازے اور اگر سودی نظام ہے تو سود بھی عطا کرے۔ وہ کہے گا اپنے گھر رکھو مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ضرورت مند تو زیادہ پیسے دے کے بھی قرض لیا کرتا ہے کیونکہ جانتا ہے کہ اگر اس کو پیسے کہیں سے نہ میسر آئے تو اس کے وقت کا گزارہ نہیں چل سکتا۔

تو اب سوال یہ ہے کہ اللہ کو ضرورت کیوں ہے۔ اللہ کی ضرورت دراصل خدا کے ان بندوں کی ضرورت ہے جو اس کا پیغام پہنچاتے ہیں' جن پر پیغام پہنچانے کی ذمہ داری ڈالی جاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

ہے۔ اور ہر مذہب کا آغاز غربت سے ہوا ہے اور ہر مذہب کو آغاز میں ایسے اموال کی ضرورت پڑتی ہے جو خدا کے نام پر خدا کے بندے اسے قرض کے طور پر دیتے ہیں۔ قرض سے مراد یہ ہے کہ وہ دیتے تو اس لئے ہیں کہ ہم جو کچھ بھی ہے' جو توفیق ہے ہم خدا کے حضور پیش کر رہے ہیں لیکن قرض اُن معنوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قرض شمار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ یہاں دو باتیں بیان فرماتا ہے۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ جو کچھ بھی تم دو گے قرض کے طور پر ہو یا بے قرض کے ہو جس نیت سے بھی دو گے اگر خدا کو راضی کرنا مقصود ہے تو ہر چیز کا اجر ملے گا۔ لیکن یہاں جو مضمون ہے وہ یہ ہے کہ یاد رکھو جب دین کی ضرورت ہو اس وقت تم دو تو تمہارے اموال کا بڑھانا اللہ پر فرض ہو جاتا ہے۔ اس وقت عام کرم کے علاوہ ایک دوسرا رحمت کا نظام جاری ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کے اموال میں غیر معمولی برکت دی جاتی ہے۔

اور یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے دور سے اب تک ہم اس (-) صداقت کو اس طرح جماعت کے حالات پر چسپاں ہوتے اور اطلاق پاتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ تمام وہ غرباء جنہوں نے دین کی خاطر آغاز میں قربانیاں دی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے رنگ لگائے ہیں کہ دوسرے خاندانوں میں اس کی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی اور وہ سلسلہ عطا کا جاری ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہوں گے کہ اب تو تیسری چوتھی نسل آ گئی اب وہ جزاء ہمیں کیوں مل رہی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ اب ہماری اپنی تدبیریں ہیں جو پھل لا رہی ہوں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس بات کو جھٹلایا ہے' غلط قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو حضرت داؤدؑ نے کہا تھا کہ کوئی ولی ایسا نہیں جس کی سات پشتیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کی وارث نہ بنائی جائیں اور کسی ولی کی اولاد سات پشتوں تک بھوکی نہیں مرنے دی جاتی۔ تو آپ کی تو ابھی تیسری چوتھی نسل ہے' سات پشتوں تک آنے میں ابھی کچھ وقت باقی ہے۔ مگر یہ (-) ابھی بھی آپ کو دعوت دے رہی ہے۔ اب اگلی سات پشتوں کا بھی انتظام کر جاؤ۔ آج ضرورت کے دن ہیں' آج اگر تم نے خدا کی راہ میں خرچ کیا تو تمہارے حق میں خدا کی یہ تقدیر جاری ہو گی اور تمہاری اگلی سات نسلیں بھی تمہاری قربانیوں کا فیض کھائیں گی۔

پس یہ (-) غیر معمولی اہمیت کا پیغام رکھتی ہے اسے سمجھنا چاہئے اور آج کل خصوصیت کے ساتھ دین کی راہ میں قربانیوں کے معیار کو بڑھانا چاہئے (-) قتال مختلف حالات کے مطابق مختلف معانی رکھتا ہے اور آج کل کے دور میں یہ (دعوت الی اللہ) ہی قتال ہے۔ اور مجھے ذرہ بھی شک نہیں کہ وہ چونکہ جہاد اکبر بھی ہے اور اس میں بعض دفعہ قتال کی صورت بھی پیدا ہو جایا کرتی ہے خواہ یک طرفہ ہی ہو۔ مگر قربانیوں کی راہوں کی طرف (دعوت الی اللہ) بلاتی ہے اور قربانیوں کی راہوں سے بعض دفعہ انسان قربانیاں دیتے ہوئے گزرتا ہے۔ بعض دفعہ قربانیوں کی راہوں پر چلنا ہی قربانی سمجھا جاتا ہے' بعض دفعہ قربانیاں لی بھی جاتی ہیں۔ تو قتال سے آج کل کے حالات سے مراد دعوت الی اللہ ہے اور بہت سے ایسے دعوت الی اللہ کرنے والے ہیں جن کو اسی راہ میں سزائیں ملتی ہیں' مل رہی ہیں۔ اور اس کے باوجود بڑے شوق سے اور بے خوف ہو کر اس راہ میں آگے قدم بڑھا رہے ہیں۔ صرف پاکستان کی بات نہیں' ہندوستان میں بھی ایسا ہو رہا ہے۔ بعض دوسرے ممالک سے بھی بعینہ اسی قسم کی اطلاعیں مل رہی ہیں کہ دعوت الی اللہ کے نتیجے میں سخت سزائیں دی گئیں اور بعض جگہ قتل کر دیئے گئے' بعضوں کے گھر جلا دیئے گئے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دعوت الی اللہ کرنے والے بے خوف اس راہ میں مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں۔ تو آج کل کی قربانیوں کی جو جزاء ہے وہ بہت زیادہ ہے اور عام حالات کی قربانیوں سے ان کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ پھر جب آپ کو اللہ تعالیٰ وارث بنا دے گا ان قوموں کا جنہوں نے آپ پر ظلم کئے اور ان کے اموال آپ کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر بھی قربانیوں کا دور ختم نہیں ہو گا۔ ہم پھر بھی تم سے تقاضے کریں گے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ پس وہ جو خیال کرتے ہیں کہ جب احمدیت غالب آ جائے گی تو چندے ختم ہو جائیں گے ان کا یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے احمدیت غالب آ جائے گی تو احمدیت ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ خدا کی راہ میں قربانی دین کا ایسا لازمی حصہ ہے جس کے بغیر دین زندہ رہ ہی نہیں سکتا اور خدا تعالیٰ نے جان کے ساتھ مال کا سودا کیا ہوا ہے اور یہ ایک دائمی تعلیم ہے۔ اس لئے میں نے یہ (-) آپ کے سامنے رکھی ہے تاکہ آپ کو علم ہو کہ قربانیاں جاری رہنی چاہئیں اور اسی کی ہمیں اپنی اولادوں کو نصیحت کرتے رہنا چاہئے کہ جو کچھ ملے اس میں سے خدا کی راہ میں ضرور خرچ کرو۔

(-) اللہ پر ایمان لاؤ اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور جو کچھ' جس چیز کا بھی تمہیں اس نے مستخلف بنایا ہے اس میں سے بھی خرچ کرو۔ (-) کا مطلب ہے جنہوں نے ورثے میں پہلی قوموں کی جائیدادیں پائی ہوں۔ ایسا عظیم انقلاب برپا ہو گیا ہے کہ لوگ جو دنیا کے مالک بنے ہوئے تھے ان کے وجود کو خدا نے مٹا دیا اور وہ اپنا سب کچھ تمہارے حق میں چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ ان کی جائیدادیں تمہارے نام منتقل کر دی گئیں۔ (-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس وقت یہ نہ سمجھنا کہ اب تو ہمیں ان قوموں کا ورثہ مل گیا اب کیوں قربانیاں دیں۔ فرمایا تمہاری زندگی کی بقاء کے لئے ضروری ہے کہ تم قربانیاں دو یا تمہاری بقاء کے لئے ضروری ہے کہ تم قربانیاں دو۔ (-) پھر وہ لوگ جو تم میں سے ایمان لانے ہوں گے۔ یعنی ایمان لانے والوں کو مخاطب کر کے پھر فرمایا ہے (-) یاد رکھنا اس وقت بھی انفاق کے ساتھ ایمان کی شرط لگی رہے گی۔ اگر قربانی دو گے اور ایمان کے ساتھ دو گے تو وہ مقبول ہو گی۔ اور اگر ایمان کے بغیر ویسے ہی قومی جذبوں سے قربانیاں دے رہے ہو یا بنی نوع انسان کی ہمدردی میں دے رہے ہو تو اس کا اجر اللہ پر نہیں ہے۔ اس کا اجر تو تمہاری تمنا کا پورا ہو جانا ہی ہے۔ پس جتنی بھی زیادہ خدا تعالیٰ سے اپنی قربانیوں کی قیمت وصول ہو سکتی ہے کرنی چاہئے۔ کیونکہ اللہ مالک ہے اور اس پر کسی قیمت کا ادا کرنا دوبھر نہیں ہے۔ اس کی میراث ہے ساری دنیا' ساری کائنات۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میراث ہوتے ہوئے پھر وہ انفاق کیوں چاہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میراث لینے کا قانون بنا رکھا ہے اس نے۔ تجارتوں میں سودے کے قوانین ہوتے ہیں۔ آپ کچھ کرتے ہیں تو اس کے بدلے آپ کو کوئی چیز ملتی ہے۔ تو اللہ کی میراث کا مطلب یہ تو نہیں کہ چونکہ اللہ کی میراث ہے' اللہ کے سب بندے ہیں' ساری میراث اللہ سب کے سپرد کر دے۔ اگر یہ ہو تو پھر تو امیر غریب کی تفریق ہی نہ مٹ جائے بلکہ تمام نظام اقتصادیات تباہ ہو جائے۔ ہر بندہ خدا کا بندہ' ساری جائیداد خدا کی جائیداد' سب کو برابر تقسیم کر دے اور تقسیم کر دے برابر تو ہر ایک کو اتنی مل جائے کہ جتنا ساری کائنات کی دولت ہے کیونکہ وہ دینے کے بعد پھر بھی خدا کے پاس لامتناہی بچی رہتی ہے۔ تو یہ بچگانہ سوالات ہیں۔ بغیر تدبیر کے لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ ایک طرف اللہ کہہ رہا ہے "آسمانوں کی میراث) میری ہیں دوسری طرف کہتا ہے خرچ کرو میری راہ میں۔ بتا رہا ہے کہ میراث کے مالک بننا ہے' میرے ساتھ' اگر تم نے مجھ سے کچھ حاصل کرنا ہے اس ساری دولت میں جو میری ہے تو یہ تجارتی طریق ہے جو تمہیں بتا رہے ہیں۔ تبھی اس کو واضح طور پر تجارت فرماتا ہے (-) ایسی تجارت ہے جو کبھی گھاٹے کی تجارت نہیں بن سکے گی۔ تو اللہ کا تو ہے پھر لینے کا طریقہ کیا ہے۔ لینے کا طریقہ ہے تم کچھ خرچ کرو اس کے بدلے تمہیں زیادہ ملے گا۔ اب دنیا میں بھی تو آپ اسی طرح کرتے ہیں۔ یہ تو نہیں کرتے کہ آپ ایک دھیلے کا خرچ نہ کریں اور توقع رکھیں کہ سارے آپ کو اپنے اموال دے جائیں۔ منافع کے سودے کا نام تجارت ہے۔ گویا اپنا حصہ ڈالنا پڑتا ہے پس یہ دو قسم کی تجارتیں ہمیں بتائی گئی ہیں ایک وہ جو روزمرہ مالی قربانی ہے اس کے بغیر تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی بھی حصہ اس کی لامتناہی دولت میں سے نہیں ملے گا۔ اگر اللہ کی میراث سے اس نئے قانون کے ذریعے کچھ حاصل کرنا ہے جو فضل کے طور پر ملتا ہے تو تمہیں کچھ حصہ ڈالنا پڑے گا۔

اب دنیا میں اس پہلو سے ہمارے سامنے حقیقت میں تین تجارتیں آئیں گی۔ آپ کو سمجھانے کی خاطر یہ تفصیل بتا رہا ہوں۔ ایک ہے وہ تجارت جو دنیا کی تجارت ہے ہر قسم کی تجارتیں اس میں شامل ہیں اور اس میں قانون یہ ہے کہ ایمان کی کوئی شرط نہیں اور کسی کی خاطر کچھ خرچ کرنے کی کوئی شرط نہیں ہے۔ عام تجارت ہے' آپ جتنا پیسہ ڈالیں گے اگر عقل سے کام لیں گے تو اس سے زیادہ آپ کو واپس مل جائے گا۔ اگر عقل سے کام نہیں لیں گے تو جو ڈالا ہے وہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ یہ دنیا کا عام تجارت کا قانون ہے۔

ایک تجارت یہ ہے کہ آپ کی عقل کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے' صرف ایمان کا دخل ہے۔ اگر آپ کو یہ علم ہو جائے کہ ہر چیز کا مالک خدا ہے اور وہ یہ تقاضا کرتا ہے کہ اگر تم ایمان کے ساتھ میری خاطر خرچ کرو تو تمہاری تجارت کے فائدے کا ذمہ دار میں ہوں۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اس تجارت میں کوئی گھاٹا نہیں ہو گا۔ سب سے زیادہ یقینی یہ تجارت ہے جو کبھی ہلاک نہیں ہو گی۔ یہ ان دونوں تجارتوں میں لازماً بہت زیادہ اعلیٰ درجے کی تجارت ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی اعلیٰ ہے کہ تجارت دنیا میں ہی فائدہ نہیں دیتی بلکہ مرنے کے بعد بھی دے گی اور آپ کا مال یہیں بڑھتا ہوا بند نہیں ہو جائے گا بلکہ مرنے کے بعد بھی بڑھتا رہے گا۔ تو ایسی تجارت جو لامتناہی ہو جاتی ہے کبھی ختم نہیں ہوتی اس تجارت سے بدرجہا بہتر ہے بلکہ کوئی نسبت ہی نہیں ہے جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجارت دنیا کی تجارت ہے۔

تیسری تجارت وہ ہے قرضہ حسنہ والی۔ اس کو انفاق نہیں کہا گیا' اس کو قرضہ حسنہ کہا گیا ہے۔ وہ تجارت ہے جب کہ دین کو ضرورت بھی ہے اور باوجود اس کے کہ اللہ زمین و آسمان کا مالک ہے' ساری جائیداد' ساری کائنات اسی کی ہے پھر بھی وہ چاہتا ہے کہ آپ اس کام کو سنبھالیں اور پھر آپ کو اپنی کائنات میں سے وہ کچھ عطا کرے جو پہلی تجارت کے مقابل پر بہت زیادہ ہو۔ اور یہاں سود در سود در سود کا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ یہ سود آپ کی طرف سے سودے کے طور پر نہیں ہے بلکہ اللہ کی طرف سے عطا کے طور پر ہے۔ پس ضرورت کے وقت کے خرچ انفاق سے بڑھ کر قرضہ حسنہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور قرضہ حسنہ کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو قرضہ لینے والے کا پہلو ہے۔ یعنی اللہ اور ایک قرضہ دینے والے کا پہلو ہے یعنی خدا کا بندہ۔ قرضہ حسنہ اس کو اس لئے کہا گیا کہ دینے والا زیادہ کی نیت سے نہیں دیتا بلکہ دین کی ضرورت پوری کرنے کی خاطر دے رہا ہے۔ اس لالچ میں نہیں دیتا کہ وہ بڑھے گا۔ اور حسنہ کا دوسرا پہلو ہے لینے والے کا۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ لینے والا اتنا معزز ہے' اتنا کریم ہے کہ جب جانتا ہے کہ بے شرط کے دیا گیا ہے تو پھر بہت زیادہ بڑھ کے عطا کرتا ہے اور غیر مشروط قربانی کا لامتناہی اجر عطا کرتا ہے۔ یہ وہ تین قسم کی تجارتیں ہیں جن کا (کلام الٰہی) میں ذکر ملتا ہے۔ انسانی تجارت کا بھی' عام قربانی کی تجارت کا بھی اور قرضہ حسنہ کی تجارت کا بھی۔

پھر فرمایا کہ جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو اس کے پیچھے روح کیا ہونی چاہئے۔ وہ کون سی روح ہے جو اللہ کو پسند ہے اور سب سے زیادہ پسندیدہ قربانی کون سی ہو گی۔ فرمایا (۔) اگر "بر" چاہتے ہو یعنی نیکی کا اعلیٰ درجہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو تم ہرگز "بر" کو حاصل نہیں کر سکو گے۔ جب تک کہ جو کچھ مال خرچ کرتے ہو اس سے تمہیں محبت ہو اور محبت والا مال خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ ان میں ایک پہلو جو پہلے بھی بارہا میں بیان کر چکا ہوں وہ یہ ہے کہ خدا کی خاطر جب پیش کرنا ہو تو محض تجارت کی غرض سے تو کرنا نہیں وہ تو قرضہ حسنہ بھی اگر ہو تو وہاں تجارت کا پہلو دینے والے کے پیش نظر نہیں ہوا کرتا۔ دینے والا تو محض ایک ضرورت پوری کرنے کی خاطر دیتا ہے اس کا ہی نام قرضہ حسنہ ہے۔ وہ کہتا ہے اگر میرا ہی لوٹا دو تو بس مجھے کافی ہو گا' اپنی ضرورت پوری کر لو۔ لینے والا بہت معزز ہے اس لئے وہ بڑھا کر دے گا۔ اس لئے نیت میں تجارت نہیں ہوتی مگر پھر بھی جانتا ہے کہ ہے تو سہی' دوں گا تو زیادہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اگلا درجہ اب بتا رہا ہے وہ ہے محبت کی تمنا۔ (۔) یہاں کوئی بھی اجر کی توقع نہیں ہے صرف اپنی ذات کو معزز بنانے کی توقع میں انسان خرچ کرے یعنی خدا کے نزدیک اس کی قیمت پڑ جائے۔ اور یہ پہلو وہ ہے جس کا مال کے خرچ میں محبت کے عنصر سے تعلق ہے۔ جب بھی آپ مال خرچ کریں اور ایسا مال خرچ کریں جس سے محبت ہو تو ظاہر ہے کہ وہ مال اس کی خاطر خرچ کر سکتے ہیں جس سے زیادہ محبت ہو' ورنہ نہیں کر سکتے۔ یہ ایک دائمی غیر مبدل فطری اصول ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ آپ کو جس سے پیار ہو آپ اس کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں۔ بہت بہت قیمتی مال خرچ کر کے تحائف پیش کرتے ہیں۔ وہ جتنا بھی قیمتی تحفہ ہو اتنا ہی زیادہ آپ کو اچھا لگتا ہے۔ اور کسی ایسے شخص کو آپ نہیں دے سکتے جس سے آپ کو محبت نہ ہو۔ آپ کو تو صدمہ پہنچے گا اگر ایسے شخص کو وہ چیز ہاتھ آ جائے جو آپ کو پیاری ہو اور وہ شخص کم پیارا ہو۔ آپ سمجھتے ہیں نقصان ہو گیا۔ اگر اس سے محبت زیادہ ہو جس کی خاطر دیتے ہیں تو پھر اگر وہ نہ لے پھر صدمہ پہنچتا ہے۔ جس سے کم محبت ہو اگر وہ لے لے تو پھر صدمہ پہنچتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ بیچارے دکھانے کی خاطر ہی یا اس خیال سے کہ اگلا انکار ہی کر دے گا کہہ بیٹھتے ہیں چلو اچھا پسند ہے تو لے لو۔ وہ سمجھتے ہیں کہے گا نہیں رہنے دو۔ وہ بعض دفعہ لے ہی جاتا ہے۔ سارا دن ان کا پچھتاوے میں گزرتا ہے میں کیا منہ سے کہہ بیٹھا۔ لیکن اگر محبت ہو اور وہ نہ لے پھر بھی دکھ میں گزرتا ہے مگر بہت زیادہ دکھ میں۔ ایک دن نہیں بعض دفعہ ہفتوں مہینوں اس کا دکھ رہتا ہے۔

بعض دفعہ ساری عمر اس دکھ میں کٹ جاتی ہے کہ میں نے اتنے پیار سے تحفہ دیا تھا اسے نامنظور کر دیا گیا۔ پس یہ محبت کے کھیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم تمہیں درجہ بدرجہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اور مالی قربانی میں بھی ہر مقام کے بعد ایک اور اعلیٰ مقام پڑا ہوا ہے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ (۔) خدا کے نزدیک تم ایسے نیکوں میں شمار ہو کہ ان سے اللہ محبت کرنے لگے تو پھر مال وہ خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہو اب جتنی زیادہ اللہ سے محبت ہو اتنا ہی زیادہ وہ مال انسان خرچ کر سکتا ہے جس سے محبت ہو۔ جتنی کم اللہ سے محبت ہو اتنا ہی کم وہ مال خرچ کر سکتا ہے جس سے محبت ہو۔ ایسا حیرت انگیز فارمولا ہمیں سمجھایا گیا ہے جو Equation کی طرح حسابی طور پر کام کرتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی لکھا ہے اور عام ہمارا مشاہدہ ہے کہ بعض لوگ فقیروں کے لئے غریبوں کے لئے سڑی بسی ہوئی روٹیاں پرانے پھٹے ہوئے کپڑے سنبھال کے رکھتے ہیں کہ خدا کی خاطر دان دیا جائے۔ کہتے ہیں خدا کی خاطر اور دیتے ہیں وہ چیز جو نہایت بوسیدہ اور ذلیل ہو۔ (کلام الٰہی) کی اس کی طرف بھی نظر ہے کوئی پہلو نہیں چھوڑتا۔ یہ عجیب کتاب ہے۔ فرماتا ہے' دیکھو خدا کی راہ میں ایسا خرچ نہ کرنا کہ اگر تمہیں ملے تو نہ لو سوائے اس کے کہ شرم سے آنکھیں جھکی ہوئی ہوں اور نظر اٹھا کے نہ دیکھ سکو پھر کہ میں نے کیا ذلیل چیز قبول کر لی ہے۔ ایسی ہی حالت انسان پر اس وقت آتی ہے جب کہ غربت کی مار سے وہ ذلیل ہو چکا ہوتا ہے۔ عزت نفس ہو بھی تو بے اختیار ہو چکا ہوتا ہے۔ کوئی شخص بھی اس کو گری پڑی ذلیل روٹی بھی دے دے تو وہ لے لے گا مگر یہ محبت کے سودے تو نہیں ہیں یہ نفرت کے سودے ہیں۔ ایسی قربانی محبت نہیں پیدا کر سکتی یہ نفرت پیدا کر سکتی ہے۔ چنانچہ بسا اوقات ایسے لوگ اس گرہ کو دل میں باندھ رکھتے ہیں کہ جب ہمیں ضرورت تھی تو اس شخص نے ایسا ذلیل سلوک کیا تھا۔ پھر جب ان کو خدا توفیق دیتا ہے تو اگر کریم ہوں اور معزز ہوں تو ان کو بہت زیادہ اور اعلیٰ دے کر اپنا بدلہ اتارتے ہیں مگر یہ بدلہ ضرور اتارتے ہیں۔ اور اگر وہ کمینے لوگ ہوں تو جس طرح انہوں نے سلوک کیا اسی قسم کا ذلیل سلوک ان سے کر کے اپنے انتقام کی آگ کو بجھا لیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کریم ہے وہ ایسی چیزوں سے پکڑتا نہیں' غض بصر کر جاتا ہے مگر قبول نہیں فرماتا۔ ایسی چیزیں پیش کرنا ہی گستاخی ہے۔ پس (کلام الٰہی) فرماتا ہے ایسی قربانی نہ کرنا۔ اپنی طرف سے قربانی کر رہے ہو۔ تمہارے لئے اگر وہ قربانی پیش کی جائے تو شرم کے مارے جان نکل رہی ہو' آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکو کسی سے' دینے والے سے آنکھ نہ ملا سکو حیاء کے نتیجے میں۔ اس کے برعکس یہ ہے (۔) خرچ کرنا ہے تو محبت کے نتیجے میں کرو۔ جہاں محبت بڑھ گئی وہاں خرچ کے معیار یا خرچ کرنے کی جگہیں بھی بدلتی چلی جاتی ہیں۔ اب وہ سڑی بسی روٹی تو نہیں مگر ایک مہمان آیا ہے آپ اس کے لئے درمیانی تعلق رکھتے ہیں تو جو بھی گھر میں پکا ہے پیش کر دیتے ہیں ہاں ایک آدھ بیچ میں میٹھا بھی پکوا لیا یا جلدی سے بازار بھیج دیا اور کچھ نہیں تو Fish and Chips ہی اٹھا لاؤ مہمان آیا ہوا ہے۔ یہ محبت کا تقاضہ ہے۔ ایک مہمان آتا ہے تو دل چاہتا ہے کہ سب کچھ انسان نچھاور کر دے۔ دوڑتے پھرتے ہیں لوگ اس کو خوش کرنے کے لئے یہ بھی پکڑو وہ بھی پکڑو۔ اور بعض دفعہ اتنا تکلف کرتے ہیں کہ وہ مہمان دس دن بھی کھاتا رہے تو وہ پھر بھی بچ جائے اس سے۔ اور کہو کہ کیوں اتنا زیادہ پکا رہے ہو۔ آخر ایک آدمی آ رہا ہے تو کہتے ہیں ہم تو اپنا شوق پورا کر رہے ہیں۔ جتنا کھانا ہے کھا لینا اور چھوڑ دینا۔ اور بسا اوقات مجھے تجربہ ہوا ہے اپنے دوروں کے دوران کہ بعض دیہات میں جاتے ہیں اپنے اخلاص میں اتنا کھانا نہ صرف پکاتے ہیں بلکہ پلیٹ میں اتنا ڈال دیتے ہیں کہ تین دن میں بھی آدمی نہ کھا سکے۔ پلیٹیں بھی بعض دفعہ دیہات میں کافی بڑی ہوتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے مجمعوں میں وہ ایک ایک پلیٹ ڈالتے ہیں۔ کئی دفعہ میں نے کہا یہ دیکھو مجھ میں طاقت نہیں ہے' ہو ہی نہیں سکتا میں کھاؤں۔ انہوں نے کہا نہیں جب بھوک ختم ہو چھوڑ دینا مگر ہمیں شوق پورا کرنے دو۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو اتنا کھلائیں تو یہ محبت کی باتیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ بھی پھر اتنا ہی قبول فرماتا ہے جو اعزاز کی خاطر قبول کیا کرتا ہے۔

آپ پیش محبت سے کریں تو بسا اوقات وہ سارا لیا ہی نہیں جاتا مگر قبول ان معنوں میں ہو جاتا ہے کہ اس کے نتیجے میں اس سے بھی بڑھ کر محبت عطا ہوتی ہے جتنی کہ آپ نے سودا کیا تھا اور یہ سب سے اعلیٰ قربانی کا طریق ہے۔ اس نیت سے قربانی کریں تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کے اموال ہی میں برکت نہیں پڑے گی وہ تو پڑنی ہی پڑنی ہے وہ ایک ضمنی چیز ہے' ضمنی بھی ایسی کہ آپ کو اس کی تمنا بھی نہیں ہے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض دفعہ اپنے محبوب کو آپ تحفہ دیں تو وہ بھی آگے سے تحفہ دیتا ہے۔ لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس تحفے سے انسان شرمندہ ہو جاتا ہے۔ محبت کے نتیجے میں خوش تو ہوتا ہے لیکن اسے لگتا ہے کہ میں چاہتا تھا کہ میرا ہی تحفہ اس طرف رہے اس کی طرف سے بھی آ گیا' اب میں کیا کروں۔ تو اللہ تعالیٰ کو تو اس میں آپ ہرا نہیں سکتے اس نے تو دینا ہی دینا ہے اور اتنا دینا ہے کہ آپ کے تحفے ہمیشہ اس کے مقابل پر ذلیل اور حقیر ہو جایا کریں گے مگر سب سے بڑا سودا محبت کا ہے۔ جو محبت اس کی عطا ہو گی وہ آپ کے لئے بھی ذرہ ذرہ بھی ایسا کہ آپ اس کو لینے کے لئے جان بھی قربان کر دیں تو لیں اور ہو گی بھی اتنی کہ لامتناہی ہے۔ آپ سے سمیٹی نہ جائے۔ اس دنیا میں بھی خدا کی محبت نصیب ہو گی اس دنیا میں بھی خدا کی محبت نصیب ہو گی۔

پس جن قوموں نے مال کے سودے کرنے ہیں اور قربانیاں کرنی ہیں ان کے لئے ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ان کی باریک راہوں کو دیکھیں اور سمجھیں اور اپنی قربانی کی سب سے زیادہ قیمت لیں۔ اور اللہ کی محبت قربانی کی سب سے زیادہ قیمت ہے۔ اسی کے نتیجے میں انسان "بر" بنتا ہے۔ "بر کریم" ایسا جو واقعۃً معزز ہو جاتا ہے اور دنیا کے معاملات میں بھی وہ معزز کہلاتا ہے۔ پھر اس کے دنیا سے سلوک بھی کریمانہ ہو جایا کرتے ہیں۔ پس اللہ کرے کہ ہمارے ہاں سب سے زیادہ مالی قربانی والے ایسے پیدا ہوں۔ جو محبت الٰہی کی وجہ سے قربانی کریں اور ایسے اموال پیش کریں جو چاہتے ہوں کہ محبت ہو تو پیش کئے جائیں ورنہ نہ پیش ہو سکیں۔ اب وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیاوی طور پر بہت حصہ پاتے ہیں امیر ہو جاتے ہیں اب ان کا مال کی محبت کا معیار بھی ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ ایک غریب آدمی کی مال سے محبت جو ہے وہ اگر اس کو ہزار روپیہ ملتا ہے یعنی آجکل کے زمانے میں پاکستان میں تو ہزار بھی ایک غربت کا نشان ہے' اس میں اگر وہ سو بھی دے تو بہت بڑی قربانی ہے۔ کیونکہ وہ جو ہزار ہے وہ اس کی روزمرہ کی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا۔ اس لئے سو کی بحث نہیں رہی یہ بحث ہے کہ جو مال پیش کر رہا ہے اس سے محبت ہے کہ نہیں اور ضرورت مند سے زیادہ کون مال سے محبت کر سکتا ہے۔ پس جتنا غریب ہو اتنا ہی اس کا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے۔ یہ بھی اس آیت کا پیغام ہے جو بہت ہی لطیف ہے کہ تم وہ خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہے پھر خواہ تھوڑا بھی ہو اگر محبت زیادہ ہے تو اجر محبت کے نتیجے میں ملے گا نہ کہ مال کی مقدار دیکھ کر دیا جائے گا۔ پس اس نے بڑے اور چھوٹے کو کس طرح دیکھیں ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا اور غریب کے لئے بھی کوئی شکوے کی اور حسرت کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔ جتنا غریب اتنا ہی تھوڑے سے مال سے اس کی محبت زیادہ جتنی محبت زیادہ اتنا ہی اس کا خرچ خدا کے نزدیک زیادہ مرغوب اور مقبول اور اتنا ہی بڑا محبت کا اجر اسے عطا ہو گا۔

پس بظاہر فرق ہیں امیر اور غریب میں لیکن اللہ تعالیٰ کا جو نظام جاری ہے وہ ہر فرق کو مٹا دیتا ہے۔ اور آخری فیصلہ ایک شخص کے دلی تعلق ہی کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ تان ٹوٹتی ہے تو اس کی نیت کے اچھے یا بد ہونے پر ٹوٹتی ہے۔ اور باقی جو چیزیں ہیں خرچ یہ ایک ظاہری سا ایک نسبتاً ایسا نظام دکھائی دیتا ہے جو بنیادی اہمیت نہیں رکھتا۔ بنیادی اہمیت اس تعلق ہی کی رہتی ہے جس تعلق کے نتیجے میں آپ مال خرچ کرتے ہیں یا جس کی کمی کے نتیجے میں آپ ہاتھ روک لیتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ ایسے بھی تو لوگ ہیں جو دین میں خرچ نہیں کرتے مگر دنیا میں ان کے ہاتھ کھلے ہوتے ہیں اور بہت خرچ کرتے ہیں۔ ان کا کیا ہو گا' ان کا خرچ کیا معنے رکھتا ہے۔ فرمایا (-) یعنی وہ لوگ جو خدا سے ہاتھ روکتے ہیں ان میں سے ایسے بھی ہیں جو دنیا میں بہت کھلا خرچ کرنے والے ہوتے ہیں لیکن ان کے خرچ کی حیثیت یہ ہے کہ (-) ان کی مثال ایسی ہوا کی طرح ہے (-) اس میں یخ بستہ ہوائیں ہوں۔ ایسی تیز ہوا چلے جس کے اندر بعض حصے یخ بستہ کر دینے والے ہوں جیسی بعض دفعہ شنوب چلتی ہے کینیڈا وغیرہ میں' بعض ممالک میں اچانک آتی ہے اور وہ سب کچھ اپنی سردی کی وجہ سے جلا کے راکھ کر دیتی ہے۔ اتنی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کا نقشہ بھی کھینچا ہوا ہے باوجود اس کے کہ (کلام الٰہی) عرب میں نازل ہوا ہے جہاں اس قسم کی ٹھنڈی ہواؤں کا تصور نہیں تھا مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو ایسے خرچ نہ کرنا دنیا والوں کی طرح جن کے خرچ کے نتیجے میں جو مثال بنے گی ایسی ہو گی جیسے کسی نے زمیندارہ کیا' محنت کی' پھل لگائے اور پھر ایک بہت ہی سرد ہوا چلی ہے جس نے سب کچھ جھلس کے رکھ دیا ہے۔

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ سرد ہوا سے کیوں نسبت دی گئی گرم بگولوں سے کیوں نسبت نہ دی گئی۔ اصل میں جن کے دل اللہ کی محبت میں سرد پڑ چکے ہوتے ہیں ان کے اموال میں Energy نہیں ہوتی ان کی ساری قربانیاں طاقت سے عاری ہو جاتی ہیں۔ اور دنیا میں جو آپ کو قربانیاں دکھائی دیتی ہیں یہ بے معنی ہیں۔ ان کے کسی کام نہیں آسکتیں۔ کیونکہ اصل فیصلہ یہ ہو گا کہ اللہ کی محبت کی گرمی سے کچھ خرچ کیا گیا ہے یا اس کے فقدان کے نتیجے میں ایک مرے ہوئے ٹھنڈے دل نے خرچ کیا ہے۔ اور جو مرا ہوا ٹھنڈا دل خرچ کرے گا اللہ نتیجہ وہی نکالے گا خواہ دنیا پر آپ کتنی ہی گرم جوشی سے خرچ کریں۔ لیکن ٹھنڈی ہوا جو آپ کے دل کی خدا سے سرد مہری کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے وہ بالآخر اس کو ہلاک کر دے گی۔ تو خدا تعالیٰ نے مثالیں دی ہیں ان میں بھی گہری حکمتیں ہیں۔ یہاں محبت کی گرمی یا محبت کے فقدان کی سردی مراد نہیں اور جن کے دل خدا کی محبت سے عاری ہوں ان کے دل خدا پر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ اور وہی سردی ہے ان کے دلوں کی جو ان کی محنتوں کو ہلاک کر دیا کرتی ہے۔ (-) اس کے نتیجے کی سمجھ آجاتی ہے۔ اگر آپ پہلی آیت کو سمجھ لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تو ان پر ظلم نہیں کیا۔ اگر وہ مضمون نہ سمجھیں جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے تو پھر یہ نتیجہ عجیب سا لگتا ہے۔ ایک طرف اللہ کہتا ہے چلاتا تو خدا ہی ہے اور ایک زمیندار کے سارا سال کی محنت بھی برباد ہو جاتی ہے اور پھر بھی اللہ کہتا ہے کہ ہم نے ظلم نہیں کیا انہوں نے خود ظلم کیا۔ انہوں نے خود ظلم اس لئے کیا کہ اپنی قربانیوں کی ہلاکت کا سامان پہلے ہی دل میں سمیٹ رکھا تھا۔

ہیولا برقِ خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا

وہ خون گرم غریب کا جو امیر چوس جائے۔ غالب کہتا ہے برق جو گرتی ہے خرمن پہ یہ وہی غریب کا چوسا ہوا خون ہے جو برق بن کر برستا ہے۔ اور یہاں تمہاری اللہ کی محبت سے سرد مہری ہے جو یخ بستہ ہوا بن کر چلے گی تمہارے اعمال پر اور ان سب کو بے نتیجہ اور بے حقیقت کر کے دکھا دے گی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو دنیا پہ جو بھی آپ خرچ کریں اس کا یہی نتیجہ نکلے گا (-) جو ہمیں مالی نظام کے باریک پہلو سمجھائے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جو خرچ بظاہر ہم دنیا پہ بھی کرتے ہیں ان میں بھی اللہ کی محبت کی گرمی پیدا کی جا سکتی ہے اور اگر کر دی جائے تو وہ دنیا کا خرچ عبادت بن جاتا ہے۔ اب اس کی مثال اس سے بہتر نہیں دی جا سکتی کہ انسان اپنی بیوی سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ کبھی خاص طور پر پیار کی موج آئی ہوئی ہو تو ہاتھ سے لقمہ بنا کے اس کے منہ میں ڈالتا ہے۔ (-) وہ لقمہ بھی اگر تم خدا کی محبت کو غالب کرتے ہوئے بیوی کو راضی کرنے کی بجائے اس خیال سے ڈال دو کہ میرا اللہ چاہتا ہے کہ میں اس سے حسن سلوک کروں تو اس کو تو مزہ آئے گا ہی وہ تو اسی طرح لطف اٹھائے گی جس طرح تم نے لقمہ ڈالا ہو کسی اور نیت سے۔ مگر تم ایک اور لطف اٹھا لو گے تمہیں بیوی کی رضا بھی حاصل ہو جائے گی اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہو جائے گی۔ وہی تمہارا فعل جو خدا کی محبت کی گرمی سے ہو گا یہ نشوونما پانے والا ہو گا یہ بہترین نتائج ظاہر کرنے والا ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہمیں تسلی دلا دی کہ (صاحب ایمان) خواہ بظاہر دنیا پر بھی خرچ کر رہا ہو اگر یہ نسخہ یاد رکھے کہ جو کچھ بھی کرے اس میں رضائے باری تعالیٰ کا پہلو غالب رہے تو پھر اس کا ہر خرچ برکتوں والا ہے اور دین و دنیا میں وہ خدا تعالیٰ کے حضور نشوونما پانے والا بنے گا اور اللہ کے فضل کی رحمتیں اور برکتوں کی ہوائیں اسے ایسی سرسبز لہلہاتی ہوئی کھیتیوں میں تبدیل کر دیں گی جو بڑی کثرت سے پھل دیتی ہیں اور ان کے پھل کی حفاظت کی ذمہ داری بھی آسمان سے اترا کرتی ہے۔ پس ایسے سودے کیوں نہ کریں خرچ تو ہم نے کرنے ہی ہیں مگر جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے ہیں اور خود اس کے فائدے اٹھانے ہیں اس میں بھی خدا کی محبت کا عنصر شامل کر دو تو وہ بھی تمہارے لئے جزا کا موجب بن جائے گا۔ ہر خرچ خدا کی خاطر کیا ہوا خرچ بن سکتا ہے (-) ایک اور بہت ہی لطیف مثال (-) کہ کس طرح نیتوں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ اموال میں ایسی برکت دیتا ہے کہ بعض دفعہ عام قانون قدرت سے ہٹ کر ایسے لوگوں کے اموال میں برکت کے سامان کئے جاتے ہیں اور ان کی نشوونما کی حفاظت کی جاتی ہے۔

اور یہ حدیث مسلم کتاب الزہد سے لی گئی ہے۔ (-) یہ قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب و گیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے یعنی ایسے جنگل میں تھا جہاں خشکی تھی اور گھاس کی پتیاں بھی نہیں اگتی تھیں۔ لیکن بادل بہت گھر کر آئے ہوئے تھے۔ اس نے بادل سے ایک آواز سنی کہ اے بادل تو فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ اور وہ بادل اس جگہ کو چھوڑ کر ایک اور سمت چل پڑا۔ اب اس شخص کے دل میں تعجب پیدا ہوا کہ میں دیکھوں تو سہی یہ کیا بات ہے۔ وہ اس بادل کی پیروی میں جہاں جہاں وہ بادل جا رہا تھا اس طرف چل پڑا۔ یہاں تک کہ اس نے دیکھا کہ وہ بادل ایک نالے پر جا کر برسا ہے اور خوب برسا ہے۔ وہ اس نالے کے ساتھ ساتھ چل پڑا' دیکھا تو اسی نالے سے ایک شخص نے پانی نکال کر اپنے کھیتوں کی طرف رخ موڑا ہوا تھا۔ اس کو بادل سے جو آواز آئی اس میں اس کا نام بھی بتایا گیا تھا۔ اللہ کی طرف سے بادل کو حکم ملتا ہے کہ

اے بادل میرے فلاں بندے کے کھیتوں میں جا کے برس۔ اس نے دیکھا تو اس نے اس سے پوچھا کہ بھائی تمہارا کیا نام ہے۔ اس نے وہی نام بتایا جو بادل کی آواز کے ساتھ اس نے سنا تھا۔ اس پر اس نے کہا کہ مجھ سے یہ عجیب واقعہ ہوا ہے تو کرتا کیا ہے۔ مجھے بتا تو سہی کہ تیرے وہ کون سے اعمال ہیں جو اللہ کو اتنے پسند آگئے ہیں کہ بادلوں کو حکم دیتا ہے کہ جا اور میرے بندے کی خاطر برس۔ تو اس نے کہا کہ اب تم نے بات چھیڑ دی ہے بتا ہی دیا ہے قصہ تو اب سن لو کہ میرا دستور یہ ہے کہ جو کچھ بھی مجھے آمد ہوتی ہے میں اس کا 1/3 پہلے خدا کے لئے نکال دیتا ہوں۔ پھر 1/3 کھیتی کا حق ادا کرنے کے لئے تاکہ آئندہ فصل کے لئے جو ضروریات ہیں وہ پوری کروں الگ کر دیتا ہوں۔ پھر جو 1/3 بچتا ہے وہ اپنے اہل و عیال پر' دوستوں پر اپنی دنیا کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے خرچ کرتا ہوں۔ بس اتنا سا میرا کام ہے اور اللہ کو یہی بات پسند آگئی ہے۔

اس سے آپ کو یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ ہم نے جو نظام جماعت میں آپ دیکھتے ہیں کہ 1/3 تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت کی اجازت ہے زیادہ کی نہیں یہ ایک مستقل آسمانی ہدایت ہے یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے جو (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے 1/3 کی شرط لگائی ہے۔ 1/10 وصیت میں کم سے کم اور 1/3 زیادہ سے زیادہ۔ لیکن 1/3 ہو یا 1/10 ہو اگر اللہ کی محبت کی خاطر خرچ کریں گے اور باقاعدہ نیت باندھیں کہ میں اپنے اللہ کو راضی کروں گا جو کچھ اللہ کا ہے وہ آپ کو ہو جایا کرتا ہے۔ خدا کی کائنات آپ کی خاطر مسخر کر دی جاتی ہے۔ اور اسی کی یہ مثال ہے کہ جو میں نے (-) آپ کے سامنے رکھی ہے۔

اب باقی باتیں (اللہ نے چاہا تو) بعد میں کروں گا اب وقت تھوڑا ہے میں بعض جنازوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اکثر میرا طریق یہی ہے جیسا کہ پہلے (آئمہ) کا بھی تھا کہ حتی المقدور (-) جنازہ کو جمعہ کے ساتھ ملاتے نہیں 'الگ رکھا جاتا ہے' بعد میں کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ لوگوں کی وفات کے وقت طبعًا دل میں ایک جوش اٹھتا ہے کہ ان کے لئے جمعہ کے ساتھ جنازہ ادا کیا جائے اور ایسی صورت میں میں پھر یہی فیصلہ کرتا ہوں۔ جماعت کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ میرے ان فیصلوں کے نتیجے میں مجھ پر یہ دباؤ نہ ڈالیں کہ جس کا دل چاہے اس کے عزیز کا (-) جمعہ کے ساتھ (-) جنازہ ہو۔ وہ زور دے کہ فلاں جمعہ کے بعد اس کا جنازہ بھی پڑھ دیں۔ یہ پھر رسم و رواج بن جائیں گے اس میں نفس کی انا کا دخل ہو جائے گا۔ اللہ کی محبت کا دخل نہیں رہے گا ان باتوں کو مجھ پر چھوڑ دیں۔ یہ درخواست کر سکتے ہیں کہ ہمارے فلاں عزیز (-) کا جنازہ غائب آپ پڑھا دیں یا حاضر ہو تو حاضر پڑھا دیں مگر وقت کی شرط نہ لگایا کریں۔

آج جو دو جنازے خصوصیت سے میرے پیش نظر ہیں ان کے علاوہ بھی بہت سے جنازے ہیں جن کا اعلان ہو چکا ہے۔ لیکن ایک ہمارے ابراہیم.......... یہ گلاسگو میں پانچ سال پہلے مسلمان ہوئے تھے مگر احمدی نہیں تھے۔ احمدیت کی وساطت سے نہ ان کو پیغام ملا نہ ان کو خیال آیا احمدی ہونے کا۔ ان کے دل میں اسلام کے نتیجے میں بوسنیا کے لئے قربانی کا جذبہ ابھرا اور محض اس اسلامی تعلق کی وجہ سے یہ بوسنیا کی خدمت کے لئے وقف ہو گئے اور مختلف جو قافلے جایا کرتے تھے مدد کے ان میں ان کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ ایک سال پہلے ان کا تعارف اتفاقاً جماعت سے اس طرح ہوا کہ جماعت کے ایک Convoy میں یہ بھی شامل ہو کر ایک اور ادارے کے چونکہ مستقل ممبر بنے ہوئے تھے یہ بھی شامل ہو کر ساتھ چلے گئے وہاں انہوں نے جس طرح احمدیوں کو خدمت کرتے دیکھا قریب سے ان کی عبادتیں دیکھیں 'ان کا تعلق باللہ دیکھا' ہر موقع پر وہ دعا کر کے کام کرتے تھے۔ اس سے اتنا متاثر ہوئے کہ بعد میں انہوں نے اپنے آپ کو احمدیوں کے قافلوں کے ساتھ جانے کے لئے وقف کر دیا اور مجھے آ کر ملے اور مجھے کہا کہ میں نے قطعی طور پر احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے' آج سے میں احمدی ہوں۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ غور کر لیں آپ کو اختلافی مسائل بھی دیکھنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا مجھے کچھ تو بتا دیئے ہیں بعض احمدیوں نے مگر یہاں اختلافی مسائل کی بحث نہیں ہے مجھے جس (دین) سے اطمینان نصیب ہو رہا ہے وہ یہ (دین) ہے جس پر آپ عمل کر رہے ہیں اور مجھے طمانیت ہی نہیں مل سکتی دوسری جگہ۔ اس لئے آپ مجھے اپنے میں قبول کریں۔ اب مجھے یاد نہیں کہ باقاعدہ اس وقت ان سے بیعت فارم بھروایا گیا تھا کہ نہیں مگر یہ بات سن کر میں نے ان سے کہا کہ آپ آج کے بعد خدا کی نظر میں بھی احمدی اور میں بھی آپ کو احمدی ہی سمجھوں گا۔ انہوں نے کہا دعا کریں میں پھر خدمت پر جا رہا ہوں۔ چنانچہ مسلسل بوسنیا جانے والے قافلوں کی خدمت کرتے رہے۔ ابھی اطلاع ملی ہے یعنی چند دن پہلے کہ وہاں سرائیوو کے نزدیک ایک بارودی سرنگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے ان کی (وفات) ہوئی ہے۔ چونکہ بوسنیا کے جہاد میں للہ شرکت کی ہے 'نو (احمدی) ہونے کے باوجود' اتنا جذبہ جہاد تھا' اتنی قربانی تھی اس لئے ان کے لئے تو خصوصیت سے میرے دل میں یہی تحریک اٹھی کہ جمعہ کے ساتھ ان کا (-) جنازہ پڑھا جائے۔

دوسرے ہمارے عزیز مبشر احمد صاحب ہیں۔ جماعت جرمنی کے سرگرم کارکن اور فدائی احمدیت کے اور ایسا عشق تھا احمدیت سے اور (امامت) سے کہ ان کی زندگی اس کام میں وقف رہتی تھی کہ کسی طرح مجھے خوشی کی خبر پہنچائیں۔ اور کوئی بھی تکلیف کی خبر کہیں پہنچتی تھی تو وہاں پہنچتے تھے' مجھے دعا کا تار دے کر جاتے تھے' خدمت کے لئے وقف ہوتے تھے۔ اور بار بار مجھے چھوٹی سی بھی امید کی خبر آئے تو فیکس کر دیا کرتے تھے کہ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) اب اللہ کے فضل سے یہ Improvement ہو گئی ہے۔ یہ ہو گئی ہے' یہ ہو گئی ہے۔ ان کے اس اخلاص کی وجہ سے میں نے ان پر بوجھ بھی بہت ڈالے لیکن ہر بوجھ خوشی سے قبول کیا اور میری توقع سے بھی بڑھ کر ادا کیا۔ اس لئے میں نے ایک خطبے میں بھی ان کا ذکر کیا اور اس کے بعد جماعت جرمنی نے ان پر وسیع ذمہ ڈال دی اور مسلسل بڑی محنت کے ساتھ اس ذمہ داری کو ادا کرتے رہے بلکہ میں تعجب کرتا تھا کہ اتنی جلدی کس طرح انہوں نے وہ سارا کام کر لیا جو ساری جماعت جرمنی کے کارکنوں کو توفیق نہ ملی جن کو میں بارہا کہہ چکا تھا' کہتا رہا تھا کہ آپ یہ کام اس طرح کریں۔ نہ ان کو سمجھ آتی تھی نہ اس کی توفیق ملتی تھی۔ مگر جماعت جرمنی پر کوئی حرف نہیں ہے کیونکہ ان سے جن لوگوں نے تعاون کیا ہے وہ بھی تو جرمنی جماعت کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہیں۔ بکثرت گروپس بنائے انہوں نے اور بڑی اعلیٰ روح کے ساتھ سب نے لبیک کہا۔ اور وہ کام جو کئی سال سے رکا ہوا تھا یا دو سال سے کہنا چاہئے رکا ہوا تھا اللہ کے فضل سے بڑی تیزی سے آگے بڑھا۔ یہ یہاں بھی اسی خدمت کے لئے آئے ہوئے تھے وہاں سے۔ کچھ ٹیپیں تیار کروا کے (ہمارے احمدیہ ٹیلی ویژن) کے لئے اپنی وین میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر یہاں پہنچے تھے۔ عشاء کے وقت میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا اسی دن آئے تھے تو انہوں نے مجھے بتایا مختصر اور کہا میں ابھی جا رہا ہوں۔ تو میرے دل پہ تردد ہوا' بوجھ پڑا کیونکہ بسا اوقات میں کارکنوں کو روکتا ہوں کہ اتنا بوجھ نہ لو انسان آخر انسان ہے۔ بعض دفعہ نیند کے غلبے سے مغلوب ہو کر حادثات بھی ہو جاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے ربوہ میں بھی ایک دفعہ پرانی بات ہے ہمارے فاروق کھوکھر صاحب ان کو بھی یہی جوش ہوا کرتا تھا کہ جب خدمت سپرد ہو تو نہ دن دیکھتے نہ رات اور نیند سے برا حال' مجبور ہوئے ہوئے کہ میں ابھی واپس جاؤں گا۔ ان کو میں نے سمجھایا کہ ٹھہریں ابھی ساری رات چل کے آئے ہیں' ابھی ناشتہ کیا ہے' اس کا بھی اثر ہوتا ہے آپ نہ جائیں۔ کہ نہیں نہیں آپ فکر نہ کریں میں بڑی Drive کر لیتا ہوں اور اس کے تین گھنٹے بعد ایک کار آئی کہ فلاں کار آپ کے رشتہ داروں کی تو نہیں تھی کوئی ہمیں اس کی بہکی بہکی باتوں سے لگ رہا ہے کہ وہ ربوہ کا تھا اور آپ کا عزیز تھا۔ تو پتہ لگا کہ سو گئے چلاتے وقت اور نہر کے جو بازو کا ایک بند سا ہوتا ہے سڑک چھوڑ کر موٹر اس بند میں ٹکرائی ہے اور اللہ کا خاص فضل ہی تھا جو اس کے باوجود زندہ بچ گئے ورنہ دیکھنے والوں کو امید نہیں تھی۔ تو میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ لوگوں کو چاہئے کہ یہ نصیحت مان لیا کریں۔ توفیق سے بڑھ کر اگر آپ اپنے اوپر بوجھ ڈالیں گے تو یہ جو قربانی ہے یہ غلطی کی قربانی ہے۔ اللہ نے نہیں مانگی۔ (-) اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی توفیق سے بڑھ کر کام کرنے کے لئے پابند نہیں فرماتا۔ پس رک جایا کریں وہاں جہاں آپ کی ہمت جواب دے جائے۔

مگر بہر حال ان کو تو میں (خدا کی راہ میں جان دینے والا) ہی سمجھتا ہوں کیونکہ جس جذبے سے انہوں نے خدمت کی ہے اور آخر وقت تک کسی وجہ سے چاہتے تھے کہ جلدی لوٹوں بہت سے کام رک گئے ہیں جو جا کر ہی کئے جائیں گے۔ ان کی (راہ خدا میں جان دینے) کے تعلق میں ایک اور واقعہ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص ایک اعجاز کی صورت میں مجھے ملا۔ جب ان کے وصال کی خبر ملی' (وفات) کی تو میرے دل میں سخت بے چینی پیدا ہوئی کیونکہ ان سے ان کی قربانی کی وجہ سے بہت تعلق تھا۔ یہ خطرہ تو مجھے ذرہ بھی نہیں ہوا کہ کام کیسے چلیں گے وہ تو اللہ کے کام چلتے ہیں ایک مبشر جائے تو سو مبشر عطا کر دیا کرتا ہے۔ مجھے اپنے تعلق کی وجہ سے تھا کہ صدمے کا بہت بوجھ پڑ جائے گا اور میرے کاموں میں حارج نہ ہو جائے۔ ایسا بوجھ نہ پڑے جس سے مجھے کوئی نقصان پہنچ جائے اور اس کے ساتھ ہی دل سے دعا نکلی کہ اللہ ہی ہے سنبھالنے والا۔ مجھے زندگی بھر کبھی ایسا تجربہ نہیں ہوا یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ اچانک یوں لگا جس طرح آسمان سے اس طرح سکینت اتری ہے کہ اچانک دل ٹھہر گیا وہیں۔ کوئی فکر کی بات نہیں رہی' نہ غم کا غلبہ رہا۔ ایک ایسا واقعہ جیسے عام روزمرہ کوئی واقعہ ہو جائے اس کا کوئی بھی بد اثر نہیں تھا اور اس سے پہلے بھی صدمے ہوئے ہیں مگر اتنی جلدی تسکین کبھی نہیں ہوئی جو اس دعا کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ اس کا بھی اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس مبشر کی اپنی ذات سے بھی ایک تعلق ہے۔ ان کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی مجھے تکلیف نہ پہنچے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف سے اس تکلیف کو جو مجھے شدت سے پہنچنی تھی خود سنبھال لیا۔ میں نے جب جرمنی کے امیر صاحب سے بات کی ابھی یہ بات پوری بتائی نہیں تھی میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسکین اتری ہے۔ تو انہوں نے کہا عجیب بات ہے ہمارا یہی تجربہ ہوا ہے ہم سب بڑے پریشان تھے اچانک خدا کی طرف سے ایک عجیب تسکین اتری ہے۔

تو یہ دو جنازے خصوصیت کے ساتھ ابھی (-) جمعہ کے بعد ادا کئے جائیں گے اس لئے سنتیں بعد میں پڑھی جائیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور بھی عزیز ہیں مثلاً آپا عائشہ کرنل سلطان محمد صاحب کی بیوہ تھیں اور حضرت چوہدری فتح محمد سیال کی بیٹی تھیں' آپا آمنہ کی ہمشیرہ۔ یہ بھی ایک فرشتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت انسان اور غیر معمولی خلیق تھیں۔ جو بھی ان کو جانتے ہیں ان کو پتہ ہے کہ کبھی ایک دفعہ بھی ان کی طرف سے کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جو کسی دکھ کا موجب بنی ہو۔ ہمیشہ بنی نوع انسان کی ہمدردی' سچی محبت میں رہیں۔ دین سے بے حد محبت اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی اور ایک مثالی خاتون تھیں۔ پھر ہمارے عزیز میرے ماموں زاد سید محمود اللہ شاہ صاحب کی بیٹی کے میاں میر نعیم اللہ صاحب کی ابھی حال ہی میں بریڈ فورڈ میں وفات ہوئی ہے اور ان کو کینسر ہو گیا تھا اور آخر وقت میں مسلسل دین کی باتیں سنتے رہے کبھی (کلام الٰہی) سنواتے تھے' کبھی (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ملفوظات سنتے تھے۔ اور جب خیال آتا تھا کسی کو کہ تھک نہ گئے ہوں تو پوچھتا تھا تو کہتے نہیں نہیں اس سے میں نہیں تھکوں گا۔ تو بہت ہی نیک حالات میں ان کا وصال ہوا ہے۔ پھر ہمارے بشیر الدین صاحب مومن جو یہاں آیا کرتے تھے بنگلہ دیش سے۔ ان کا خاندان بھی بہت مخلص اور فدائی ہے۔ پھر میاں جہانگیر وٹو صاحب جو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور وٹو کے والد تھے۔ بڑے بہادر اور نڈر احمدی تھے خدا کے فضل سے۔ اور کبھی اپنے بیٹے کی جو دنیاوی عزت تھی اس کے خیال سے نہ صرف یہ کہ احمدیت چھپائی نہیں بلکہ برادری میں چونکہ بہت معزز تھے ان کو بلا کر منہ پر سنایا کرتے تھے کہ تم کیا چیز ہو میں ہوں اصل جس نے (حضرت بانی سلسلہ) کو قبول کیا ہے۔ ایک دفعہ اپنے بیٹے کو بلا کر کہا منظورا' جس طرح بھی وہ بلایا کرتے تھے کہ "کنی کپاہ ہوئی اے تیری" انہوں نے کہا جی اتنے من یا کچھ۔ انہوں نے کہا "ساری حکومت دی مشینری نال لگی 23 من کپاہ ہوئی اے نا۔ میں (حضرت بانی سلسلہ) دا غلام میری 42 من ہوئی اے" بڑے بہادر انسان' نڈر اور بے خوف اور کامل وفادار احمدیت کے۔ اس کی وجہ سے مولویوں نے منظور صاحب پر بڑے دباؤ بھی ڈالے لیکن بہرحال جس باپ کے بیٹے تھے اس کے ساتھ وفا انہوں نے کی۔ یہاں تک کہ جماعت کو آ کے کہا آپ کا معاملہ ہے آپ سنبھالیں۔ آپ ہی جنازہ پڑھائیں اور یہ غیر کا نہیں۔ جہاں جس طرح چاہیں تدفین کریں۔ تو ان کے ساتھ میرا چونکہ پرانا رابطہ تھا۔ ابھی منظور صاحب چھوٹے ہوا کرتے تھے۔ اس زمانے سے ان کے ساتھ خط و کتابت' اپنے بیٹے کو نصیحت کے لئے کہا کرتے تھے مجھے۔ اس لئے ان سے بھی میری خط و کتابت رہی ہے' ایک زمانے میں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ ان کے علاوہ بھی کچھ جنازے کے اعلانات ہیں جو کئے جا چکے ہیں۔ تو یہ خصوصیت سے میں نے سوچا کہ آپ کو ان کے متعلق کچھ تفصیل بتا دوں۔ اب (اللہ نے چاہا تو) جمعہ کے بعد ان کا جنازہ ہو گا۔ (-)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا روس معاہدہ

فوجی لحاظ سے روس ایک عظیم طاقت ہے لیکن حیرانی کی بات ہے کہ 17 ماہ کی بہت بڑی فوجی کاروائی کے باوجود وہ چیچنیا جیسی چھوٹی سی ریاست کو بھی سرنگوں کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا اگرچہ چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی پر روس نے قبضہ کر لیا ہے لیکن چیچنیا کے مجاہدین ملک کے مختلف حصوں میں اپنی جنگ آزادی جاری رکھے ہوئے ہیں جو کہ روس کے لئے عجیب پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ روس کے انتخابات جلد ہونے والے ہیں اور روس کے صدر یلسن چاہتے ہیں ان انتخابات سے پہلے چیچنیا کے متعلق وہاں کے لوگوں سے کوئی معاہدہ ہو جائے تاکہ وہ ان انتخابات میں اس وجہ سے ناکام نہ ہو جائیں کیونکہ روس کے لوگوں کا ایک واضح حصہ روس کی چیچنیا کے خلاف مہم جوئی کے خلاف ہے۔

چیچنیا کے مرحوم لیڈر جعفر داؤد کی زندگی میں تو روس اس میں کامیاب نہ ہو سکا لیکن اب چیچنیا کی نئی لیڈر شپ نے روس سے ماسکو میں ملاقات کی اور روس کے چیچنیا کے مستقبل کے متعلق ایک دستاویز طے پا گئی۔ اس کے مسودے میں بتایا ہے کہ چیچنیا کو رشین فیڈریشن کے اندر ایک خود مختار ریاست کی حیثیت حاصل ہو گی۔

اس دستاویز کے تحت چیچنیا کو خود مختاری کے وسیع اختیارات حاصل ہوں گے تاہم اسے مکمل آزادی نہیں ملے گی۔ جس کا مطالبہ چیچن مجاہدین 17 ماہ کی جنگ میں کرتے رہے ہیں۔

اس دستاویز کے مطابق چیچنیا کو داخلی پالیسیوں پر کنٹرول ہو گا جن میں امن و امان جمہوریہ کے لئے آئین اور قانون بنانے بجٹ اور ٹیکسوں کا نفاذ شامل ہو گا۔ چیچنیا ایسے بین الاقوامی معاہدے کرنے کا بھی مجاز ہو گا جن سے روسی آئین یا بین الاقوامی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو۔ جبکہ روس کو خارجہ۔ دفاع۔ سلامتی۔ ٹرانسپورٹ اور مواصلات جیسے اہم امور پر کنٹرول حاصل ہو گا۔

صدر یلسن نے کہا ہے کہ چیچنیا کے مستقبل کی حیثیت سے متعلق مسودہ پر 30 جون یا جولائی کے اوائل میں دستخط ہو جائیں گے۔ جبکہ چیچنیا کی جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کے تاریخی معاہدے پر پہلے ہی دستخط ہو چکے ہیں۔ اس تاریخی معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد جب چیچنیا کے موجودہ لیڈر سلیم خان یاندربائی اوف اور ان کے ساتھیوں کا وطن واپس پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ سلیم خان نے کہا ہے کہ چیچنیا کو فتح حاصل ہوئی ہے اور روس نے ہماری طاقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ ہم اپنی ترقی اور خوشحالی کے فیصلے کرنے میں آزاد ہوں گے۔

دریں اثنا روس کے صدر یلسن نے چیچن جانبازوں کے مرحوم رہنما جعفر داؤد کی بیوہ عالیہ داؤد کو رہا کرنے کا حکم دیا ہے جنہیں اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب وہ ترکی جانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

یہ معاہدہ طے کرنے کے بعد روس کے صدر یلسن نے چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی کا دورہ کیا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ ان کے اس دورہ کا مقصد انتخابات میں اپنی کامیابی کے امکانات کو روشن بنانا ہے۔

OOO

جافنا میں حالات معمول پر

سری لنکا کے شمالی علاقہ جافنا میں تامل باغیوں نے عرصہ سے اپنی حکومت بنا رکھی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سری لنکا کی حکومت ان باغیوں کے آگے بے بس ہے۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے حکومت نے تامل باغیوں کے خلاف ایک فیصلہ کن آپریشن کیا جس میں آخر کار تامل باغیوں کو یہ علاقہ چھوڑنا پڑا اور حالات معمول پر آ گئے اور اب حکومت اس قابل ہو گئی ہے کہ اس نے ایسے لوگوں سے جو اسی علاقہ میں خانہ جنگی کے باعث دوسرے علاقوں کو ہجرت کر گئے تھے کہا ہے کہ وہ واپس اپنے گھروں میں آ جائیں اور اپنی معمول کی زندگی بسر کرنا شروع کریں۔ حکومت نے ان کو واپس آنے کی ترغیب دینے کے لئے اپنی طرف سے مفت ٹرانسپورٹ بھی مہیا کرنے کی پیش کش کی ہے۔ اس پیش کش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اب تک دو سو کے قریب افراد کولمبو سے جافنا جانے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔

علاوہ ازیں اس تبدیلی حالات کے نتیجہ میں عالمی ریڈ کراس کمیٹی نے بھی جافنا میں اپنے دفاتر کھول دئے ہیں۔ یاد رہے کہ ریڈ کراس کمیٹی نے گذشتہ سال نومبر میں باغیوں کے خلاف حکومتی آپریشن کے باعث اپنے دفاتر بند کر دئے تھے۔ تاہم صورت حال معمول پر آ جانے کے بعد یہ پہلی امدادی ایجنسی ہے جس نے طبی خدمات کے لئے جافنا میں اپنے دفاتر کھولے ہیں۔

OOO

سعودی امریکی فوجی تعاون

امریکہ عراق کے خلاف ایک مستقل فوجی محاذ قائم ہوئے ہے۔ باوجود اس کے کہ خلیج کی جنگ میں عراق کی مکمل تباہی میں کوئی کسر نہ اٹھا نہ رکھی گئی اور اقوام متحدہ کے مبصرین نے عراق کے بار بار دورے کر کے اس کی فوجی صلاحیتوں کا جائزہ لیا اور ایسے تمام وسائل تباہ کر دئے گئے جن سے عراق دوبارہ اس قسم کی مہم جوئی کر سکتا ہو لیکن پھر بھی امریکہ کا کہنا ہے کہ تمام مشرق وسطیٰ کو عراق سے مسلسل خطرہ لاحق ہے۔ جس کے روکنے کے لئے امریکہ کی فوجوں کا مشرق وسطیٰ میں مستقل قیام ضروری ہے اور اس کے علاوہ وہ مشرق وسطیٰ کی مختلف حکومتوں سے ایسے دفاعی معاہدے کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے جس سے اس کو اپنی عراق مخالف پالیسیوں کو نافذ کرنے میں آسانی ہو۔

اب مشرق وسطیٰ کا دورہ کرنے والے امریکی جائنٹ چیفس آف سٹاف کے چیئرمین جنرل کیشویلی نے سعودی ولی عہد اور نائب وزیر اعظم شہزادہ عبد اللہ بن عبد العزیز سے ملاقات کی اور اس کے علاوہ انہوں نے سعودی فوج کے سربراہ جنرل محمد صالح الحماد سے بھی ملاقات کی۔

ادھر امریکی سنٹرل کمانڈ کے کمانڈر جنرل جے۔ ایچ۔ این۔ فورڈ نے بھی قطر کے شیخ حامد بن خلیفہ الثانی سے ملاقات کی۔ جس میں دونوں ممالک کے درمیان فوجی تعاون کو فروغ دینے کی ضرورت پر بات چیت ہوئی۔ یاد رہے کہ امریکی وزارت دفاع پچھلے ماہ کے شروع میں یہ اعلان کر چکی ہے کہ امریکہ قطر کو جون میں 34 جنگجو طیارے فراہم کرنے گا تاکہ خلیج کے علاقے میں قطر اپنی فوجی صلاحیت بڑھا سکے۔

قبل ازیں کویت کے دورے کے دوران امریکہ جائنٹ چیفس آف سٹاف جنرل جان شیلی کیشویلی نے یقین دہانی کرائی کہ امریکہ اس بات کو یقینی بنائے گا۔ کہ عراق مستقبل میں تیل سے حاصل ہونے والی آمدنی فوجی صلاحیت کو بڑھانے میں استعمال نہ کر سکے۔

OOO

عراق کو تیل فروخت کرنے کی اجازت

عراق نے جب کویت پر قبضہ کیا تو امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں عراق کو شکست ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اقوام متحدہ نے اس پر کئی قسم کی پابندیاں لگا دیں۔ ان پابندیوں کی رو سے عراق اپنا تیل بھی فروخت نہیں کر سکتا تھا جو کہ اس کا واحد ذریعہ آمد تھا جو وہ باہر کے ملکوں کے ہاتھوں فروخت کرکے حاصل کرتا تھا۔ ان مسلسل پابندیوں کی وجہ سے عراق کی اقتصادی حالت انتہائی خراب ہو گئی اور وہ اپنے شہریوں کے لئے خوراک اور دوائیاں خریدنے کے قابل نہ رہا۔ اس سلسلے میں اقوام متحدہ اور عراق کے درمیان کافی عرصہ سے مذاکرات چل رہے تھے۔ جن میں اقوام متحدہ اپنی بعض شرائط پر اڑا ہوا تھا جو عراق کے لئے قابل قبول نہ تھیں۔ لیکن اب مجبوری کے تحت عراق نے وہ شرائط کسی حد تک قبول کر لی ہیں اور اقوام متحدہ نے عراق کو محدود مقدار میں تیل فروخت کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل

کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

ہفتہ 8-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ -تربیت اولاد
5-00 لقاء مع العرب 4 جون 96ء
6-00 طبی معاملات-فرسٹ ایڈ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
6-30 دیگر پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر149
8-00 فرنچ سیکھئے- سبق نمبر46
9-00 ملاقات - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے دوستوں کے ساتھ 96-6-7 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ ۔ تربیت اولاد سبق نمبر5 (دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-ٹیک ٹاک
12-00 (دوپہر) خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-7 (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب 96-6-4 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر149 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-تربیت اولاد نمبر5 (دوبارہ)
5-00 محفل سوال و جواب - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 95-5-21 جرمنی حصہ اول
6-00 حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات 96-6-8
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
8-00 لقاء مع العرب-96-6-8
9-00 عربی سیکھئے
9-30 عربی پروگرام-قصیدہ-نظم
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر150
1-00 دین حق کی تعلیم-روحانی خزائن
1-30 تقریر از راشد صاحب
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں-نمبر4 (نیا)

اتوار 9-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب 96-6-8 (دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات/روحانی خزائن
6-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق از بی اے رفیق صاحب
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر150 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر15
8-30 حکایات شیریں-نمبر2 (دوبارہ)
9-00 حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر35
11-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
11-30 تقریر مکرم طاہر سلیمی
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام
1-00 لقاء مع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر150 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر35
5-00 سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ حصہ دوم- جرمنی 96-5-24
6-00 ملاقات - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے دوستوں کے ساتھ 96-6-9
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ گفت و شنید کے اسلوب
8-00 لقاء مع العرب 96-6-6 (نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب تربیت اولاد- سبق نمبر6 (دوبارہ)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر151 (نیا)
1-00 تقریر از آفتاب احمد خان صاحب
1-30 حضرت امام جماعت الرابع کی افتتاحی تقریر جلسہ یوکے 1992ء
3-30 نارویجین زبان سیکھئے سبق نمبر19

پیر 10- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب تربیت اولاد سبق نمبر6 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 6 جون 96ء
6-00 تقریر از آفتاب احمد خان (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر151 (دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر19 (دوبارہ)
9-00 ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگلش بولنے والے دوستوں کے ساتھ 96-6-9 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب تربیت اولاد- سبق نمبر6 (دوبارہ)
11-00 اراؤنڈ دی گلوب- بات چیت کے اسلوب
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام خطبہ 95-8-4
1-00 لقاء مع العرب-96-6-6 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- نمبر151 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب تربیت اولاد- سبق نمبر6 (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 ترجمہ کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-10 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- فٹ بال میچ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی
8-00 لقاء مع العرب نمبر39 (نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر36 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر152 (نیا)
1-00 دین حق کی تعلیم-اخلاق از لئیق احمد طاہر صاحب
1-30 دیگر پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-10 (دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے- سبق نمبر17
3-30 دیگر پروگرام

درخواست دعا

○ مکرمہ رشیدہ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد شریف صاحب کارکن جدید پریس ہرنیا کے آپریشن کے بعد روبصحت ہیں۔ احباب کرام سے جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنَّاصِر
RJ
الرّحیم نیو جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442
فیکس 6643299 (92-21)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے فیڈریشن ایوان ہائے زراعت کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گندم کی نقل و حرکت پر عائد پابندی کسی صورت نہیں ہٹائی جائے گی۔ اگر ایسا ہوا تو تمام گندم افغانستان اور ایران سمگل ہو جائے گی۔ اور پنجاب میں غریب عوام آٹے اور گندم کے لئے دھکے کھائیں گے۔ وفاقی حکومت کے دباؤ کے باوجود ہم اپنے فیصلہ پر قائم ہیں۔ البتہ پنجاب کی ضروریات پوری کرنے کے بعد اس بارے میں غور کیا جا سکتا ہے انہوں نے کہا کہ پنجاب میں کوئی فیوڈل لارڈ نہیں۔ صنعتکار کو ایک کروڑ کا منافع ہو تو وہ دو کروڑ کا نقصان بتاتا ہے۔ کاشتکار بھی اس سے سبق سیکھیں اور ڈینگیں نہ ماریں۔ حقیقت یہ ہے کہ سارا ٹیکس تو کاشتکار دے رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنا استعفیٰ پیش کر کے محکمہ آب پاشی کو ٹھیکہ پر دینے سے بچایا ہے۔ ورنہ میرے عہدہ سنبھالنے سے پہلے تمام وزرائے اعلیٰ اس معاہدے پر دستخط کر چکے تھے۔ بہرحال وٹو کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے صدر مملکت فاروق احمد خاں لغاری کے نام ایک خط میں ان سے کہا ہے کہ وہ ملک میں مستقل احتسابی کمیشن کے قیام کے لئے انہیں حاصل آئینی اختیارات کے تحت ریفرنڈم کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے کرپشن کے خلاف ہماری قرارداد مسترد کر دی ہے اگر آپ حکومت سے احتسابی کمیشن کے قیام کی ہماری تجویز منوا لیں تو اچھا ہے ورنہ ریفرنڈم کے ذریعے عوام کا فیصلہ حاصل کر لیں۔ قائد حزب اختلاف نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ تمام مسائل کی جڑ کرپشن ہے۔ اس کی وجہ سے انتظامی مشینری ناکارہ ہو گئی ہے۔ لوگوں کا ریاستی اداروں، عوامی نمائندوں، اور افسروں پر اعتماد ختم ہو رہا ہے۔ محدود وسائل چند جیبوں میں جا رہے ہیں اور ہم یہ ناسور ختم کرنے کے لئے ایک قابل اعتماد نظام وضع کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ اپوزیشن منی بجٹ رکوانے کے لئے سپریم کورٹ میں رٹ دائر کرے گی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ بجٹ سیشن میں حکومتی شخصیات کے کرپشن سکینڈل سامنے لائے جائیں۔ اس اجلاس میں ایک وزیر کے چرس سکینڈل اور دفاعی سامان کی خریداری میں کمیشن پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ جنتا دل اور بائیں بازو کے لیڈر ایچ۔ ڈی۔ دیو گوڑا نے ہفتہ کے روز بھارت کے 12ویں وزیر اعظم کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا حلف اٹھا لیا۔ ان کے ساتھ ہی 20 رکنی کابینہ نے بھی حلف اٹھایا۔ کابینہ میں تین مسلمان وزیر شامل ہیں۔ نئی حکومت 10 جون کو پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ لے گی۔ متحدہ محاذ میں شامل 14 جماعتوں میں سے صرف پانچ جماعتیں نئی حکومت میں شریک ہوئی ہیں۔ جن میں دیو گوڑا کی جنتا دل کے علاوہ سماج وادی پارٹی تامل منیلا کانگرس تیلگو دیشم۔ اور تامل ناڈو کی علاقائی جماعت ڈی۔ ایم۔ کے شامل ہیں۔ کانگرس حکومت میں شامل ہونے کا فیصلہ بعد میں کرے گی۔

○ بھارت کے نئے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کی حکومت خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرے گی اور ہمسایہ ملکوں سے تعلقات بہتر بنانے کو ترجیح دی جائے گی۔ اس کے علاوہ اقتصادی اصلاحات کو بھی جاری رکھا جائے گا۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ چاروں صوبوں کے ذمے 5 کھرب 59 ارب 72 کروڑ روپے واجب الادا ہیں اور اگر صوبوں نے یہ بقایا جات ادا نہ کئے تو واپڈا کا نظام نہیں چل سکے گا۔

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن کے صدر نے بتایا ہے کہ تمام کلرک 4 سے 6 جون تک دفاتر کی تالہ بندی اور بھوک ہڑتال کریں گے اور گیارہ جون کو یوم سیاہ منایا جائے گا۔ کلرک بجٹ پر پارلیمنٹ کا گھیراؤ کریں گے اور اگر پھر بھی ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو اعلان بغاوت کیا جائے گا۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ اگر قومی مفاہمت نہ ہوئی تو مشرقی پاکستان جیسا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب
ہسپتال سے گھر آ گئے

○ ربوہ - 2 جون۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کو بلڈ پریشر اور شوگر بڑھ جانے کے باعث گذشتہ جمعرات کو دوبارہ ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ اب بفضل خدا طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے اور مولانا موصوف یکم جون کو ہسپتال سے گھر تشریف لے آئے ہیں۔ احباب کرام سے مولانا سیفی صاحب کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خان بلڈنگ میٹریل ساہیوال روڈ ربوہ
ٹھوک اور پرچون - عمارتی اینٹ اور ٹائل کیلئے
رابطہ کریں: خان سینٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 831

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لاویں۔
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی
محمود جیولرز ربوہ
چوہدری محمود احمد راجپوت۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

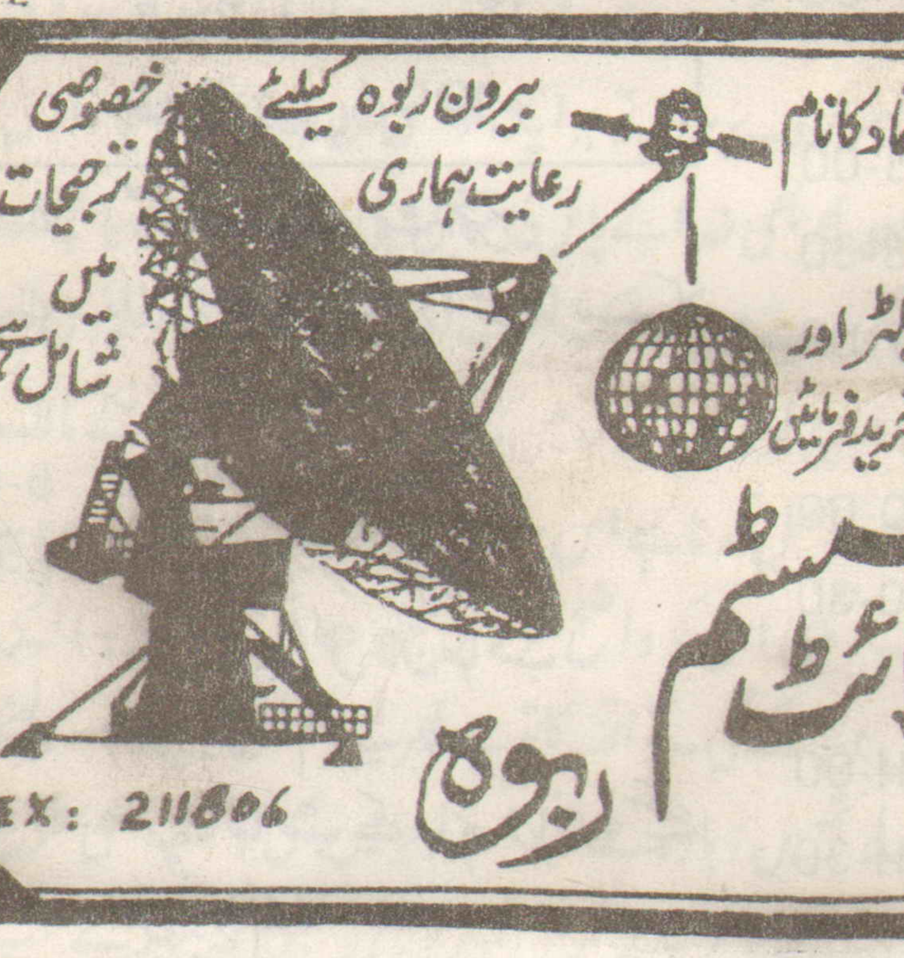
ہر سائز کا ڈش انٹینا خریدنے کیلئے اعتماد کا نام
• بہترین میٹریل • شاندار رزلٹ
نیز ریسیور، ایل این بی، فیڈ ہارن، کونیکٹر اور ڈش انٹینا سے متعلق تمام اشیاء بارعایت خرید فرمائیں
بیرون ربوہ کیلئے رعایت ہماری خصوصی ترجیحات میں شامل ہے
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
EX: 211806

تبدیلی فون نمبرز
ہمارے تمام فون کے نمبرز تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ آپ اب ہم سے درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔
5672821 - 26
FAX 568 - 1892
آپکی تمام سفری سہولت کے لئے ہم کوشاں ہیں۔ لطیف الرحمٰن
رومی ٹریولرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ہوٹل ریجنسی ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ کراچی کینٹ سٹیشن
IATA
GOVT. LICENCE NO. 1329

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
Ph: (04524) 211434-212434
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Fax: (04524) 534

بچوں کی مٹی چھڑانے والا
سیرپ کیلوفر 20 روپے
ہر میڈیکل سٹور سے طلب فرمائیں
جوڑوں کا درد کورس 195 روپے | ہائی بلڈ پریشر کورس 150 روپے
پتھری گردہ مثانہ کورس 285 روپے | تبخیر معدہ کورس 140 روپے
خود ملیں یا بذریعہ ڈاک خصوصی تحقیقاتی علاج سے استفادہ فرمائیں
مظہر دواخانہ (رجسٹرڈ) احمد نگر ربوہ کوڈ 04524 فون 211544

بے اولادی کیلئے مفید و موثر ادویات
معین حمل کورس — عورتوں میں اسقاط حمل کے خطرہ اور بار بار اسقاط حمل کی تکلیف کو روکنے کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس قیمت 240/-
بانجھ پن کورس — عورتوں کے بانجھ پن (بے اولادی) کے لئے بفضلہ تعالیٰ کامیاب علاج قیمت 165/-
مردانہ بانجھ پن کورس — بے اولاد مردوں کے لئے جن کے SPERM کمزور، مردہ یا بہت تھوڑے ہوں قیمت 290/-
لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک 2 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283